© rasailojaraid.com

احکام میں سختی اور نرمی

"تغیر احکام بلحاظ تغیر زمانہ و احوال" (اکتوبر ۹۵) پڑھنے سے ذرا مایوسی ہوئی ہے۔ اس وقت پورا معاشرہ بدامنی، فحاشی، ڈاکہ زنی، قتل اور دیگر ہر قسم کے جرائم کا شکار ہے۔ اس کے تدارک کے لیے ایک ہی راستہ ہے کہ ہم قرآن اور حدیث کے واضح احکامات کی روشنی میں جرائم پیشہ افراد کے لیے یہ دنیا تنگ کر دیں۔ لیکن اس مضمون میں مجرموں کو رعایت دینے کے لیے جو دلائل دیے ہیں اس سے مجرم اور بھی دلیر ہوں گے۔ کیا یہ وقت موزوں تھا کہ آپ یہ ترجمان القرآن میں شائع کرتے۔

یہ مضمون حافظ ابن قیم کی مشہور کتاب اعلام الموقعین سے ماخوذ ہے۔ قرآن و سنت کے علم و فہم اور دینی غیرت و حمیت کے لحاظ سے ان کا درجہ بہت بلند ہے، اور وہ امام ابن تیمیہ کے شاگرد رشید تھے۔ لیکن کسی بات کے صحیح ہونے کے لیے صرف یہی بات کافی نہیں کہ کہنے والے کا مقام بتا دیا جائے۔ تغیر احکام کا اصول ایک انتہائی اہم اور بنیادی اصول ہے۔ تقریباً تمام ائمہ و فقہا نے کسی نہ کسی انداز میں اس کو پیش کیا ہے۔ اس اصول کی اہمیت کو بھی حافظ ابن قیم نے مقالہ کے آغاز ہی میں بڑے دل نشین انداز میں واضح کیا ہے، کہ شریعت سراسر عدل و فلاح پر مبنی ہے، اور اس اہم اصول سے ناواقفیت کی وجہ سے بہت خرابی اور فساد پیدا ہو رہا ہے۔

آپ کو بھی اس سے اتفاق ہے کہ یہ اصول صحیح ہے اور شریعت کا بنیادی اصول ہے۔ آپ کو تشویش و اعتراض اس لیے ہے کہ اس زمانہ میں اس کو بیان کرنے سے لوگوں کو چھوٹ مل جائے گی اور جرائم پیشہ لوگ بری ہو جائیں گے۔ چنانچہ آپ کی رائے میں اس وقت اس اصول کو بیان نہ کرنا چاہیے تھا۔

اس مضمون کی اشاعت کے بغیر ہی، دین پر عمل میں انحطاط کی جو کیفیت ہے، اور مجرم جس طرح پاکستان میں وندناتے پھر رہے ہیں، اس کے پیش نظر آپ نے انحطاط عمل اور مجرمین کی چھوٹ کا جو اندیشہ ظاہر کیا ہے اس میں کوئی وزن نہیں محسوس ہوتا۔ اس قسم کے اندیشوں کی وجہ سے دین کے اہم اصولوں کے بیان کرنے سے رک جانا، دین کے لحاظ سے بھی ایک غلط بات ہوتی۔ فی زمانہ جو فساد ہے اس کی خرابی کی وجوہات میں جہاں ایمان کی کمزوری، طبیعتوں کا بگاڑ اور نظام کی خرابی شامل ہیں، وہاں شریعت کا جامد اور بوجھ بن جانا بھی ہے۔ یہود نے بھی شریعت کو اسی طرح جامد اور بوجھ بنا دیا تھا۔ اسی لیے حضور نبی کریم ؐ کے بارے میں قرآن نے کہا ہے کہ آپ نے نہ صرف خبائث کی حرمت قائم کی بلکہ طیبات کی حرمت کو ختم کر کے ان کو حلال کیا، اور دین کے نام پر جو بوجھ اور بیڑیاں لوگوں کے اوپر رکھ دی گئی تھیں، ان کو ہٹایا اور توڑا (الاعراف)۔ چنانچہ آپ غور کریں گے تو دور جدید میں اسلامی تہذیب کے احیا اور تشکیل نو کے لیے یہ مقالہ بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ یہ ترجمان القرآن میں سب سے پہلے ۱۹۳۷ میں سید مودودی نے چھاپا تھا، پھر ۱۹۵۹ میں انھی کی ہدایت پر مولانا خلیل حامدی نے

© rasailojaraid.com